علم طب میں مسلمانوں کا حصہ

محمد اختر مسلم

صدیاں گزر چکی ہیں لیکن قرون وسطی کے مسلمان دانشوروں ، سائنس دانوں انجینئروں ، طبیبوں اور اهل صنعت و حرفت کے کارناموں کی تابانی میں ذرا بھی فرق نہیں آیا ۔ ان کے نظریے ، ان کے علوم و فنون ، ان کی عمارتیں اور ان کی ایجادات آج بھی بہت سے ترقی یافتہ علوم و افکار کی بنیاد هیں ۔ اور ان کے بعض نظریات تو تھوڑے بہت فرق کے ساتھ جوں کے توں اب تک موجود هیں ۔ کندی ، فارابی ، بیرونی ، زهراوی ، رازی ، ابن سینا ، رومی ، خالد بن یزید بن معاویہ ، جابر بن حیان ، الیعقوبی ، ابن رشد ، غزالی ، ابن طفیل ، محمد بن موسی مسعودی ، بیطار طوسی ، ابو الوفا اور ماوردی ، یہ وہ لوگ هیں جنہوں نے کارزار حیات کے مختلف شعبوں میں تجربے کئے ۔ انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے قدرت کے بہت سے رازوں سے پردے اٹھائے ۔ علم کے کارواں کو صحیح راستے پر لگایا ۔ یہ کہنا غلط نہ هوگا کہ یہ لوگ قدیم و جدید علوم کے درمیان بیچ کی کڑی تھے ۔ اگر بیچ کی یہ کڑی نہ هوتی تو شاید عصر حاضر بھی آج اس شکل میں موجود نہ هوتا ۔ یہ محض ”پدرم سلطان بود“ کا لاف و گزاف نہیں ۔ مسلمانوں کو اس بات کا یقین هونا چاهئے کہ یورپ کی موجودہ علمی ترقی میں ان کا بھی حصہ ہے ۔ اور اگر آج هم یورپ کے علوم سے استفادہ کر رهے هیں تو یہ گویا اپنی هی متاع گم گشتہ کی باز یافت ہے ۔ همیں مغرب پرستی کے طعنے سے گھبرا کر یورپ سے استفادہ میں تأمل نہیں کرنا چاهئے ۔ علم دست گرداں ہے ۔ هم نے یونانیوں سے علوم سیکھے ۔ هم سے یورپ نے سیکھے ۔ اب یورپ سے هم سیکھ رهے هیں ۔ اور اگر هم نے اسی لگن اور جذبہ کے ساتھ اپنے استفادہ کو جاری رکھا تو وہ دن دور نہیں جب دوسرے لوگ پھر هم سے علم حاصل کریں گے ۔

علم شفاء سے مسلمان عربوں کی دلچسپی کا محرک در اصل وہ مشہور قول ہے جس میں علم کی دو شاخیں بیان کی گئی هیں ۔ یعنی علم ادیان اور علم ابدان ۔ گویا دین اور طب هی

اصل علوم ھیں ۔ اور سچا جوئندہ وہ ہے جو ایک ساتھ بدن اور روح کی شفاء و تندرستی کا طالب ہو ۔ حکیم الامت علامہ اقبال کی اصطلاح میں تن کی دنیا اور من کی دنیا ایک صحیح جوئندہ حقیقت کے لئے یہ دونوں ولایتیں الگ الگ نہیں بلکہ ایک ھی ملک کے دو متصل خطے ھیں جن کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جا سکتا ۔ چنانچہ اسی نظریہ کا اثر تھا کہ پہلے زمانے میں ایک طبیب فن طب میں ماھر ہونے کے ساتھ ساتھ ما بعد الطبیعات کا جاننے والا ۔ فلسفی اور حکیم بھی ہوتا تھا ۔ یہ عرب ھی تھے جنھوں نے سب سے پہلے دوا فروشی کی دوکانیں کھولیں ۔ اور دواسازی "صیدلہ" کا سب سے پہلا مکتب قائم کیا ۔ دواؤں کے خواص کے فن قرابادین پر اولین کتاب پیش کی ۔ ۹۳۱ ء میں خلیفہ المقتدر کے حکم سے طبیبوں کا امتحان لینے کے سلسلے میں ممتاز طبیب سنان بن ثابت کا تقرر عمل میں آیا ۔ اسے ہدایت کی گئی کہ وہ صرف ایسے ھی طبیبوں کو علاج معالجہ کا اجازت نامہ جاری کرے جو مقررہ معیار پر پورے اتریں ۔ صرف شہر بغداد میں ۸٦۰ سے بھی زیادہ طبیبوں نے اس عملی امتحان میں کامیابی حاصل کی اور یوں سارا دار الخلافہ غیر مستند اتائیوں اور نیم حکیموں سے پاک ہو گیا ۔

الرازی جس کو یورپ RHAZES کے نام سے یاد کرتا ہے ۸٦۵ ء میں پیدا ہوا اور ۹۲۵ ء میں انتقال کر گیا ۔ الرازی نہ صرف دنیائے اسلام میں بلکہ قرون وسطی کے جملہ مفکرین اور اطباء میں سب سے زیادہ ذھین اور طباع مفکر و طبیب تھا ۔ وہ بغداد کا سب سے بڑا طبیب تھا ۔ کہتے ھیں کہ بغداد کے ایک نئے بڑے شفاخانہ کے محل و قوع کے انتخاب کے لئے اس نے مختلف مقامات پر گوشت کے ٹکڑے لٹکا دئیے تھے اور جس مقام پر گوشت کے سڑنے کی علامات سب سے کم پائی گئیں اسے ھسپتال کی تعمیر کے لئے منتخب کر لیا ۔ جراحی کی وہ سوئی جس سے زخم کھولا جاتا ہے جسے انگریزی میں (SETON) کہتے ھیں اسی کی ایجاد ہے ۔ رازی کے طبی رسائل میں سے اس کا وہ رسالہ سب سے زیادہ مشہور ہے جو اس نے چیچک اور کھسرہ پر لکھا ہے ۔ "الجدری و الحصبہ" تاریخ طب میں اپنی نوعیت کا پہلا رسالہ ہے ؟ اور افادیت کے اعتبار سے اسے بجا طور پر عربوں کے طبی ادب کا شاھکار سمجھا جاتا ہے ۔ لیکن اس سے بھی بڑا کارنامہ رازی کی جامع تصنیف الحاوی ہے ۔ اس کا پہلا لاطینی ترجمہ ایک یہودی فرج بن سالم نے انژد کے چالس اول کی سرپرستی میں ۱۲۷۹ ء کے قریب کیا تھا ۔ بعد ازاں (۱۲۸٦ ء کے بعد) یہ کتاب یورپ میں CONTINENS کے نام سے کئی بار شائع ہوئی ۔ ۱۵۴۲ء

میں بمقام وینس یہ کتاب پانچویں مرتبہ طبع ہوئی ۔ جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے یہ کتاب طبی معلومات کی قاموس ہے ۔ اس میں ان تمام معلومات کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے جو اس زمانہ تک یونان ، ایران اور ہندوستان کے طبی ادب سے عربوں نے حاصل کی تھیں ۔ مزید برآں رازی نے اپنی تازہ بہ تازہ طبی تحقیقات بھی اس میں شامل کیں ۔ حکیم الرازی کی طبی تصانیف ایسے زمانہ میں زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آئیں جب طباعت و اشاعت کا نظام اپنے عہد طفولیت میں تھا ۔ حکیم الرازی کی تصانیف لاطینی مغرب کے دماغوں پر صدیوں تک نمایاں طور پر اثر انداز رہیں ۔ ڈاکٹر کارل سوڈوف کی رائے میں رازی ہر دور کا عظیم ترین طبیب ہے ۔ اور فرینڈ کہتا ہے اس نے خون کے خمیر میں چیچک کا سبب دریافت کیا " ۔

عرب کی تاریخ طب میں حکیم الرازی کے بعد دوسری ممتاز شخصیت حکیم بو علی سینا (AVICENNA) کی ہے ۔ حکیم بو علی سینا کی مشہور زمانہ بلند پایہ قاموسی کتاب القانون فی الطب ہے ۔ جس کا یورپی زبانوں میں CANON کے نام سے ترجمہ ہو چکا ہے ۔ طب کی تاریخ میں اس کتاب کو ایک بلند مقام حاصل ہے ۔ یورپ کی طبی درس گاہوں میں اس کو درسی کتاب کے طور پر پڑھایا جاتا تھا ۔ پندرھویں صدی کے آخری تیس سالوں میں اس کتاب کا ایک عبرانی اور سندرہ لاطینی ایڈیشن شائع ہوئے ۔ حکیم بو علی سینا نے اپنی تصنیف القانون کے ایک باب بعنوان " من العقاقیر و الادویہ" میں کم و بیش ۷٦۰ دواؤں کے نام اور خصوصیات کا ذکر کیا ہے ۔ بارھویں صدی سے لیکر سترھویں صدی تک مغربی دنیا میں اس کتاب کو ایک کامل رہبر حیثیت حاصل رہی ہے ۔ اور آج بھی یورپی دنیا میں اس سے استفادہ کا عمل جاری ہے ۔ ڈاکٹر ولیم آسلر(OSLER DR. WILLIAM) نے اپنی مشہور کتاب FO MEDICAL SCIENCE EVOLUTION میں حکیم بو علی سینا کی کتاب القانون کے متعلق لکھا ہے کہ ابن سینا کا رسالہ القانون اتنی طویل مدت تک طبی انجیل کی طرح پڑھا جاتا رہا کہ اس کی کوئی مثال نہیں ملتی " ۔

چودھویں صدی عیسوی کے وسط میں یورپ طاعون پھیلنے کے باعث تباہ ہو رہا تھا ۔ عیسائی اس آفت کے سامنے قضائے الٰہی کے عقیدے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے ۔ ان کا یہ عقیدہ تھا کہ چونکہ یہ بلا اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے اس لئے اسے کسی طریقے سے بھی روکا نہیں جا سکتا ۔ توھمات کی اس تاریکی میں غرناطہ کے مشہور طبیب ابن